وفاق المدارس العربیہ کا نصاب تعلیم

بقلم: مولانا عبدالمجید

''وفاق'' کے قیام کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد مدارس عربیہ کو یکساں نصاب تعلیم مہیا کرنا تھا۔ مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 15 جمادی الاخریٰ 1379ھ مطابق 16 دسمبر 1959ء میں ''وفاق'' سے ملحق مدارس کے لئے نصاب کا ابتدائی نما کہ تیار کیا گیا۔ جس میں درج ذیل چار قسم کے نصاب تجویز ہوئے۔

(۱) مکاتب

(۲) مختصر نصاب

(۳) درس نظامی

(۴) تکمیل و تخصص

مجوزہ نصاب کو حتمی شکل دینے کے درج ذیل تین اصول مرتب کئے گئے۔ مدت تعلیم، درجہ بندی، مجوزہ نصاب میں مناسب تصرف۔

طے ہوا کہ مکاتب میں دورانیہ تعلیم چھ سال، مختصر نصاب کی مدت تین سال، درس نظامی کی مدت آٹھ سال اور درجہ تکمیل کی مدت دو سال ہوگی۔

ابتدائی مکاتب کی تعلیم کے لئے اردو، فارسی اور حساب وغیرہ (مڈل تک) کا انتخاب کیا گیا۔ مختصر نصاب مختصر وقت والوں کے لئے مضامین اختیاری رکھے جائیں گے اور دو دو درجات بیک سال پڑھ سکیں گے۔ درس نظامی از ابتداء عربی تا دورہ حدیث ہوگا۔ جس میں ترجمہ قرآن، تاریخ مع جغرافیہ، تصوف و اخلاق، فلسفہ جدیدہ، کلام جدیدہ، ادب عربی، طب، قراءت، منطق، فلسفہ، ہیئت، صرف و نحو اور بلاغۃ وغیرہ پڑھائے جائیں گے۔ درجہ تکمیل میں علم القرآن والحدیث، تاریخ ادب عربی، فقہ، اصول فقہ، افتاء و قضاۃ، منطق و فلسفہ، کلام، تبلیغ و ارشاد، مناظرہ، تصنیف و تالیف، خطابت کی تعلیم دی جائے گی۔

پہلی نصاب کمیٹی

چنانچہ مندرجہ بالا اصولوں کو پیش نظر رکھ کر نصاب کی تفصیلات طے کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جس کے لئے درج ذیل نصاب کمیٹی مقرر کی گئی۔

(۱) حضرت مولانا شمس الحق افغانی صاحب

(۲) حضرت مولانا خیر محمد صاحب

(۳) حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحب

(۴) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

(۵) حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحب

(۶) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب

نصاب کمیٹی کا مجوزہ نصاب تعلیم مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 20 شعبان المعظم 1379ھ مطابق 18 فروری 1960ء میں درج ذیل نصاب پیش ہو کر منظور ہوا۔

(1) علم الصرف...... میزان الصرف۔ منشعب، صرف میر۔ علم الصیغہ۔ فصول اکبری خاصیات ابواب۔ معاون ابواب الصرف۔ یا تیسیر الابواب۔ ارشاد الصرف۔

(2) علم النحو...... نحو میر۔ شرح مائۃ عامل۔ ہدایۃ النحو۔ الدروس النحویہ۔ شرح جامی تا مرفوعات۔ ابن عقیل۔

(3) علم المنطق...... تیسیر المنطق برائے مطالعہ۔ ایساغوجی۔ مرقات۔ تہذیب (شرح تہذیب کے مطالب تہذیب کے درس میں بیان کرتے ہوئے)۔ قطبی، سلم العلوم کامل۔ (برائے مطالعہ وامتحان) حمد اللہ۔ میر زاہد ملا حسن جلال۔

(4) علم الفلسفہ...... ہدیہ سعیدیہ۔ مقاصد الفلاسفہ یا شرح ہدایۃ الحکمۃ یا میبذی۔ فلسفہ جدیدہ (کتب زیر غور)

(5) علم الکلام...... مواقف کامل جب تک اس کا انتظام نہ ہو میر زاہد امور عامہ یا کوئی موزوں کتاب پڑھائی جائے۔

(6) علم العقائد...... عقیدہ طحاویہ۔ مسامرہ۔ یا اشارۃ المرام من عبارات الامام للبیاض۔

(7) علم المعانی والبیان...... مختصر المعانی۔ یا کتاب البلاغہ یا جواھر البلاغہ۔

(8) علم الادب...... مفتاح القرآن۔ الطریقۃ العصریہ (بدل الطریقۃ الجدیدہ) کنایۃ المتحفظ۔ روضۃ الادب۔ مختارات۔ مقامات حریری دس مقامات انتخاب مبتدی۔ حماسہ: کتاب الحماسہ نصف (کتاب المراثی)۔ الادب

والنسیب۔سبعہ معلقات۔

(9)علم الانشاء...... الالفاظ الکتابیہ

(10)علم الہیئۃ وہندسہ...... تصریح یا تشریح الافلاک۔اوقلیدس۔مقالہ اولیٰ۔ہیئۃ حدیثہ۔

(11)علم المناظرہ...... رشیدیہ۔

(12)علم العروض...... الکافی فی علم العروض والقوافی۔میزان الذہب

(13)علم الفرائض...... سراجی مع مطالعہ شریفیہ۔

(14)علم اصول فقہ...... اصول شاشی۔تیسیر الاصول الی علم الاصول۔یا نورالانوار تا بحث قیاس حسامی صرف بحث قیاس۔برائے مطالعہ حسامی تا قیاس۔توضیح کامل۔تلویح مقدمہ۔

(15)علم فقہ...... نورالایضاح۔قدوری کامل۔کنزالدقائق۔شرح وقایہ اوّلین یا الاختیار شرح المختار۔ہدایہ کامل ۔مطالعہ عقود رسم المفتی۔

(16)علم اصول تفسیر...... الفوز الکبیر

(17)علم التفسیر...... مدارک یا جلالین۔بیضاوی ربع از پارہ اوّل۔کشاف پارہ اوّل۔

(18)علم اصول حدیث...... خیرالاصول برائے مطالعہ۔شرح نخبۃ الفکر یا مقدمہ ابن الصلاح یا عجالۃ نافعہ

(19)علم حدیث...... زادالطالبین۔مشکوۃ المصابیح۔دورہ حدیث شریف کتب عشرہ۔

(20)علم تاریخ...... اتمام الوفاء۔مقدمہ ابن خلدون۔

(21)علم طب...... موجز(عربی)۔شرح الباب۔(فارسی)میزان الطب۔طب اکبر۔

(22)علم تجوید وقرآت...... فوائد مکیہ یا جمال القرآن مقدمہ جزریہ۔شاطبی فی السبع المتواترہ۔طیبہ فی العشرہ۔رائیہ فی رسم الخط۔

(23)علم الاخلاق والتصوف...... برائے مطالعہ مکتوبات ربانی۔التکشف عن مہمات التصوف۔بدایۃ البدایۃ للغزالی۔اخلاق جلالی یا کتاب الطہارت لابن سکویہ۔

<u>تخصص کا نصاب تعلیم:</u>

چھ درجات تخصص کے منظور ہوئے ہر ایک پر دو سال صرف کیے جائیں گے۔

اس درجہ کے لیے مندرجہ ذیل کتب کی منظوری ہوئی۔

(1)تخصص فی علوم القرآن والحدیث...... اتقان۔کشاف کامل۔شاطبیہ طیبہ رائیہ۔درس قرآن محققانہ(

احکام القرآن للجصاص۔تفسیر ابن کثیر برائے مطالعہ) بدایۃ المجتہد۔تدریب الراوی۔تہذیب التہذیب۔

(2) تخصص فی المعقولات...... تہافت الفلاسفہ۔شرح اشارات للرازی۔صدرا۔شمس بازغہ۔قاضی مبارک۔میر زاہد رسالہ۔حجۃ اللہ البالغہ۔میر زاہد امور عامہ۔خیالی۔رسالہ حمیدیہ۔فلسفہ جدیدہ (کتب زیر غور)

(3) تخصص فی الادب العربی...... والتاریخ الاسلامی۔فتوح البلدان للبلاذری۔تاریخ الامم للخضری۔تاریخ اکبر شاہ نجیب آبادی۔تاریخ الادب العربی للیزیات۔الوسیط۔کتاب الہند لابی ریحان البیرونی۔فقہ اللغۃ۔ادب الکاتب۔

(4) درجہ تخصص فی الفقہ والافتاء والقضاء...... بدائع صنائع برائے مطالعہ۔شامی رد المختار برائے مطالعہ۔السیاسہ الشرعیہ لابن تیمیہ۔الاحکام السلطانیہ للماوردی۔معین القضاۃ والمفتیین۔کتاب الخراج لابی یوسف۔کتاب الاموال لابی عبید۔التشریع الجنائی لعبدالقادر عودہ۔المحاضرات السجلات من الفتاویٰ الهندیہ۔جامع الفصولین۔معین الحکام۔الاشباہ والنظائر مع الحموی۔الرد المختار۔تمرین مقالات

(5) تخصص فی الدعوۃ الارشاد...... الملل والنحل لابن حزم والشہرستانی۔اظہار الحق مولانا رحمت اللہ المہاجر المکی۔ازالۃ الشکوک۔ابطال احوال الشیعہ بالدلائل العقلیہ والنقلیہ۔تحفہ اثناعشریہ برائے مطالعہ یا مختصر التحفہ۔قادیانی مذہب الیاس برنی۔عقیدہ الاسلام وغیرہ رسائل الشیخ الانور۔عقد الجید فی اثبات التقلید۔الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد۔الانصاف فی بیان سبب الاختلاف۔براہین قاطعہ۔

(6) تخصص فی طرق التعلیم...... تعلیم طریقہ خطابت ومناظرہ وتصنیف وتالیف۔

مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 6 ذوالحجہ 1382ھ مطابق یکم اپریل 1963ء بمقام جامعہ خیر المدارس میں نصاب کمیٹی کے اراکین میں اضافہ کیا گیا اور درج ذیل حضرات پر مشتمل نصاب کمیٹی تشکیل پائی۔حضرت مولانا خیر محمد صاحب، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحب، حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک، حضرت مولانا عبدالخالق صاحب کبیر والا، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی، حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحب، حضرت مولانا عبدالحق نافع صاحب زیارت کاکا صاحب۔طے پایا کہ جناب صدر اس کمیٹی داعی ہونگے اور تعطیلات عید الاضحیٰ میں مکمل ایک ہفتہ روزانہ مدرسہ خیر المدارس ملتان میں اس کمیٹی کے اجلاس ہونگے۔یہ حضرات مکمل نصاب تجویز کریں گے اور مجوزہ نصاب کو پاک وہند کے آزمودہ کار ذی رائے علماء کرام کے پاس پہنچایا جائے گا۔بعدہ اس کمیٹی کا آخری سہ روزہ اجلاس پھر ملتان میں منعقد ہوگا اور آمدہ آراء ترمیمات پر غور کے بعد نصاب کو آخری شکل دے کر شائع کردیا جائے گا۔

چنانچہ حسب قرار داد مجلس عاملہ حضرت مولانا خیر محمد صاحب صدر وفاق کی دعوت پر مذکورہ اکابر علماء و ماہرین تعلیم و تدریس مدارس عربیہ نے نصاب کمیٹی کے سہ روزہ اجلاس منعقدہ 30 ربیع الثانی تا 2 جمادی الاولیٰ 1383ھ مطابق 19 تا 21 ستمبر 1963ء ملتان میں شرکت فرمائی اور از سر نو نصاب تعلیم برائے مدارس ملحق وفاق مرتب فرمایا۔ حتمی نصاب تعلیم حسب ذیل ہے۔

(1) علم الصرف...... میزان الصرف ۔منشعب ،صرف میر۔علم الصیغہ ۔فصول اکبری خاصیات ابواب۔ برائے مطالعہ تیسیر الابواب۔علم الصرف حصہ چہارم۔

(2) علم النحو...... نحو میر مع عوامل النحو منظوم ۔شرح مائتہ عامل باترکیب۔ ہدایۃ النحو ۔الدروس النحویہ یا قافیہ۔شرح الفیہ ابن عقیل یا شرح جامی۔

(3) علم ادب (نثر و نظم مع ترجمہ وانشاء)...... نفحۃ العرب یا زادالطالبین مع ترجمتین۔مقامات حریری پندرہ مقامے مع ترجمتین ۔سبعہ معلقہ۔دیوان (4) حماسہ (نصف باب حماسہ ونصف مراثی باب الادب والنصیب مع ترجمتین)۔ منتخب قصائد متنبی مع ترجمتین۔

(5) عروض والکوافی...... الکافی فی العروض والکوافی

(6) علوم العربیہ (المعانی والبیان والبدیع)...... مختصر المعانی مکمل ۔برائے مطالعہ دروس البلاغہ

(7) علم التفسیر...... ترجمہ قرآن حکیم کامل۔تفسیر جلالین یا مدارک ۔تفسیر بیضاوی یا تفسیر کشاف۔

(8) علم الحدیث...... مشکوٰۃ المصابیح، کتب عشرہ متداولہ

(9) علم اصول حدیث...... مقدمہ مشکوٰۃ،شرح نخبۃ الفکر

(10) علم الفقہ والافتاء...... نورالایضاح،قدوری کامل، کنزالدقائق یا مختصر طحاوی۔ہدایہ اولین کامل، ہدایہ اخیرین کامل،تاسیس النظر،عقود رسم المفتی۔

(11) علم الفرائض...... سراجی

(12) علم اصول الفقہ...... اصول الشاشی، نورالانوار تا قیاس،حسامی (صرف قیاس) تسہیل الوصول یا توضیح تلویح۔

(13) علم السیرت...... سیرۃ مغلطائی، عیون الاثر لابن سید الناس الیعمری۔ برائے مطالعہ سیرت خاتم الانبیاء از مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

(14) علم التاریخ والجغرافیہ...... معارف ابن قتیبہ،تاریخ ابوالفداء۔ برائے مطالعہ جغرافیہ عربی یا اردو

(15) علم الاخلاق...... ہدایۃ الہدایہ،اربعین للغزالی۔برائے مطالعہ کیمیائے سعادت فارسی،تبلیغ الدین ترجمہ اربعین۔

(16) علم العقائد، الکلام القدیم والجدید...... شرح عقائد نسفی، رسالہ حمیدیہ۔ برائے مطالعہ حجۃ الاسلام اردو، الانتباہات المفیدہ اردو

(17) منطق...... ایساغوجی۔مرقات۔تہذیب۔قطبی،تصورات مع میر۔سلم العلوم کامل۔برائے مطالعہ ملا مبین

(18) علم فلسفہ وہیئت ہندسہ...... شرح ہدایت الحکمۃ للخیر آبادی یا میبذی، تصریح شرح چغمنی، اقلیدس۔ برائے مطالعہ العطایا الوہبیہ۔

(19) علم القراءت والتجوید...... مشق قراءت، جمال القرآن یا فوائد، جزری۔ برائے مطالعہ شرح مقدمہ جزریہ اردو از قاری رحیم بخش پانی پتی

(20) مشق خوش خطی واملاء وانشاء...... مشق حروف مفرد، مرکب، املا اردو عربی۔مضمون نویسی

اس آٹھ سالہ نصاب درس نظامی سے قبل طلبہ کو مڈل کی تعلیم دلائی جائے، جس میں قرآن کریم تصحیح تلفظ اور تعلیم الاسلام، دینی مسائل اور تاریخ اسلام لازماً پڑھائی جائے۔

مذکورہ بالا حتمی نصاب کو جب درجہ وار تقسیم کیا گیا تو اس نصاب کے لئے سال میں علاوہ تعطیلات زمانہ تعلیم آٹھ ماہ مقرر کیا گیا اور یومیہ چھ گھنٹے اوقات درس قرار دیے گئے۔نیز اگر ایک گھنٹے میں کئی کتب ہیں تو ہر کتاب کے لئے الگ الگ مدت تعلیم متعین کی گئی ہے کہ یہ اتنے ماہ میں مکمل ہونی چاہیئے۔یہ طرز آج بھی مدارس کے لئے مشعل راہ ہے۔

سال اول (درجہ اولیٰ):

سہ ماہی اول میں صرف میزان ومنشعب پڑھائی جائے۔پہلے گھنٹے میں سبق، دوسرے گھنٹہ میں گردانوں کی مشق، تیسرے گھنٹہ میں صیغے نکالنے کی مشق، پانچویں گھنٹہ میں خوش خطی واملا، چھٹے گھنٹے میں قراءت کی مشق۔سہ ماہی کے بعد دوسرا سبق نحو میر کا شروع ہوگا۔صرف میر اور نحو میر ختم ہونے کے بعد شرح مائۃ عامل با ترکیب پڑھائی جائے اور علم الصیغہ کے ساتھ آخری دو ماہ میں خاصیات فصول اکبری قراءت کے گھنٹوں میں پڑھائی جائے۔ تیسر الابواب، ارشاد الصرف، ابواب الصرف، علم الصرف، عربی صفوۃ المصادر معاون کتابیں ہیں۔ان سے حسب ضرورت مدد لی جائے۔

سال دوم (درجہ ثانیہ):

جو مدارس کافیہ کو بہتر سمجھیں وہ کافیہ پڑھائیں اور جو دروس النحو کو زیادہ مفید سمجھیں وہ اس کو پڑھائیں اور اگر دونوں کو پڑھا سکیں تو سبحان اللہ۔سیرۃ مغلطائی میسر نہ ہونے کی صورت میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی

سیرت خاتم الانبیاء خواہ درساً پڑھائیں خواہ طلبہ خود تیاری کریں، امتحان ضرور ہوگا۔

سال سوم (درجہ ثالثہ):

شرح الفیہ ابن عقیل اور شرح جامی میں بھی مدارس کو اختیار ہے جو چاہیں پڑھائیں اور اگر دونوں پڑھا سکیں تو بہت بہتر ہے۔ ہدایۃ الہدایۃ کے علاوہ امام غزالی کی کیمیائے سعادت فارسی یا تبلیغ دین اردو ترجمہ اربعین طلبہ بطور مطالعہ خود تیاری کریں، اس کا بھی امتحان ہوگا۔

سال چہارم (درجہ رابعہ):

اول اقلیدس مقالہ اولیٰ پڑھائیں مگر "اقول" چھوڑ دیں تاکہ جلد ختم ہو جائے۔ تصریح کے ساتھ طلبہ تشریح الافلاک کا خود مطالعہ کریں۔

سال پنجم (درجہ خامسہ):

ہدایہ کے ساتھ سراجی کا ہفتہ میں ایک سبق جمعہ کے دن ہوگا۔ بہر صورت سراجی کا امتحان ضرور ہوگا۔ اگر مختصر المعانی پوری نہ ہو سکے۔ تو فن ثالث تلخیص کو پڑھا دیا جائے۔ اور دروس البلاغہ کا طلبہ خود مطالعہ اور تیاری کریں۔ اس میں بھی امتحان ہوگا۔ ہدایہ اول اور ثانی دونوں آغاز سال سے شروع ہوں اور پورے پڑھائیں خواہ ایک مدرس پڑھائے خواہ دو۔

سال ششم (درجہ سادسہ):

رسالہ حمیدیہ کے علاوہ حضرت مولانا نانوتویؒ کا رسالہ حجۃ الاسلام اردو اور حضرت حکیم الامتؒ کا رسالہ الانتباہات المفیدہ اردو بھی داخل درس ہے۔ طلبہ استاد کی مدد سے ہر دو کی تیاری کریں، امتحان ضرور ہوگا۔ تاریخ کے ساتھ جغرافیہ عالم خواہ عربی میں ہو خواہ اردو میں بھی داخل درس ہے۔ تاریخ کا استاد مہیا کر کے طلبہ کو مطالعہ کرائیں، امتحان ہوگا۔

سال ہفتم (درجہ سابعہ):

مشکوٰۃ مشکوٰۃ نصف اول سے قبل مقدمہ مشکوٰۃ پڑھا دینا چاہیئے اور نصف دوم کے ختم ہونے کے بعد شرح نخبۃ الفکر بحیثیت فن پڑھانی چاہیئے۔ نیز پڑھانے والے استاد کا فرض ہے کہ وہ طلبہ کو ترجمہ حدیث اور اجمالی طور پر بیان مذاہب ائمہ سے اس قدر واقف کر دے کہ وہ دورہ حدیث شریف میں ترجمہ حدیث کے محتاج نہ رہیں اور مذاہب ائمہ سے واقف ہوں۔

سال ہشتم (درجہ ثامنہ):

حتی الامکان کتب عشرہ کو پورا پڑھائیں۔ جو حصے اہم ہوں ان کو تحقیق کے ساتھ اور باقی کو سرداً۔ ہر کتاب کی خصوصیات وشرائط اور مصنف ومصنف کے کتب حدیث ومحدثین میں درجہ ومرتبہ سے طلبہ کو آگاہ فرمائیں۔ نیز قدیم اختلافی مسائل پر وقت صرف کرنے کے بجائے علوم ومعارف حدیث کو علوم ومعارف قرآن کے طرز پر پوری تحقیق وتدقیق کے ساتھ بیان فرمائیں اور عہد حاضر کے اختلافی مسائل اور لادینی شکوک وشبہات سے بھی طلبہ کو پوری طرح واقف اور ان کی جواب دہی پر قادر بنانے کی کوشش فرمائیں۔

عموماً دورہ حدیث شریف کے طلبہ کتب حدیث اور ان کی شروح وحواشی کے مطالعہ کے بجائے اساتذہ کی تقریریں لکھنے یا دوسروں سے نقل کرنے سے اپنا تمام وقت صرف کرتے ہیں اور امتحانات کے زمانہ میں انہی تقریروں کو یاد کرتے ہیں۔ بہت سے طلبہ تو بخاری، ترمذی اور ابوداؤد کے علاوہ باقی کتابوں کے درس میں بھی حاضر نہیں ہوتے۔ مثلاً سہ ماہی، شش ماہی امتحانات میں ہر کتاب کے کچھ سوالات ایسے ہیں کہ بغیر کتاب دیکھے حل نہ ہوسکیں۔

نصاب تعلیم پنجسالہ برائے درجات ابتدائیہ ......

جو مدارس صرف قرآن کریم حفظ پڑھاتے ہیں۔ وہ بھی دینیات کا مذکورہ ذیل نصاب زمانہ حفظ قرآن کریم کی چھ سالہ مدت میں ضرور پورا کریں۔

نیز وہ مدارس فوقانیہ یا وسطانیہ جن کے ہاں درجات ابتدائیہ نہ ہوں درجہ اولیٰ کی مبتدی طلبہ کو قدر ضروری فارسی اور اردو سکھانے کے لئے آخری سال پنجم کا نصاب اپنے مدرسہ میں ضرور جاری کردیں یا درجہ اولیٰ کے عربی نصاب کو ایسے طلبہ کے لئے جو قدر ضروری فارسی اردو لکھنا نہیں جانتے، یکسالہ کی بجائے دوسالہ کردیں اور اردو اور فارسی کی کتابیں عربی کے ساتھ شامل کردیں۔ تاکہ طلبہ قدر ضروری فارسی اردو نوشت وخواند سے قاصر نہ رہیں۔ خاص کر خوشخطی اور صحت املاء عربی درجات کے طلبہ کے لئے ازبس ضروری ہے اور اس کے سیکھنے سکھانے کا یہی زمانہ ہے۔ ہر کام اپنے وقت پر ٹھیک ہوتا ہے۔ مذکورہ ضروریات کے پیش نظر نصاب کمیٹی نے درجات ابتدائیہ کے لئے جو نصاب مرتب کیا ہے اس کا زمانہ تعلیم ۹ ماہ علاوہ تعطیلات متعین کیا ہے اور یومیہ وقت تعلیم چھ گھنٹے ہونگے۔

نصاب تعلیم کی از سر نو ترتیب:

وفاق کی قیادت کی کاوشوں سے 1982ء میں ''وفاق'' کی فائنل ڈگری ''شہادۃ العالمیہ'' کو ایم اے

عربی، ایم اے اسلامیات کے مساوی تسلیم کیا گیا۔ اس کے بعد تحتانی اسناد بھی لازمی قرار دی گئیں۔ ''وفاق'' کا نصاب تو پہلے سے آٹھ سالہ تھا۔ لیکن امتحان صرف آخری درجے کا ہوتا تھا۔ تاہم اس کے بعد 'وفاق' کے تحت ابتدائیہ اور متوسطہ کے عصری نصاب کو شامل کر کے نصاب تعلیم آٹھ سالہ کر دیا گیا اور ''وفاق'' کے تحت نچلے درجات کے امتحانات کا باقاعدگی سے آغاز ہوا۔

20 ذیقعدہ 1402ھ مطابق 9 ستمبر 1982ء کو جامعہ قاسم العلوم ملتان میں مجلس عاملہ کے اجلاس میں ایک نصاب کمیٹی مقرر کی گئی جس کے اراکین درج ذیل تھے۔ حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب ناظم اعلیٰ وفاق المدارس، حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب جامعہ دارالعلوم کراچی، حضرت مولانا مفتی غلام قادر صاحب جامعہ خیرالعلوم خیر پور ٹامیوالی، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی، حضرت مولانا محمد اسعد تھانوی صاحب جامعہ اشرفیہ سکھر۔

مورخہ 8 ربیع الثانی 1403ھ مطابق 23 جنوری 1983ء کو وفاق المدارس کے ذیلی دفتر گلشن اقبال کراچی میں نصاب کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں تمام ارکان نے شرکت کی اور درجات ابتدائیہ اور متوسطہ کا نصاب نئے سرے سے مرتب کیا گیا۔ بقیہ درجات کے نصاب کو بعینہ برقرار رکھا گیا۔ چونکہ وفاق کی شوریٰ کے سالانہ اجلاس منعقدہ شعبان المعظم 1402ھ بمقام دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے موقعہ پر اس میں کافی غور و فکر ہو چکا تھا۔

جامعہ اشرفیہ سکھر میں 8 جمادی الاولیٰ 1403ھ مطابق 22 فروری 1983ء کو مجلس عاملہ کے اجلاس میں جب نصاب کمیٹی کا تیار کردہ درجات ابتدائیہ اور متوسطہ کا نیا نصاب پیش کیا جانے لگا تو مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا کہ نصاب کمیٹی پورے نصاب پر از سر نو نظر ثانی کر کے جامع رپورٹ پیش کرے۔ نصاب کمیٹی کے اراکین میں حضرت مولانا قاضی عبدالکریم کلاچی صاحب اور حضرت مولانا محمد مالک شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کا اضافہ کیا گیا۔ چنانچہ 13 شعبان المعظم 1403ھ مطابق 26 مئی 1983ء کو جامعہ فاروقیہ کراچی میں نصاب کمیٹی کا اجلاس ہوا اور نصاب پر مفصل غور و فکر کے بعد اس کا ایک خاکہ مرتب کر لیا گیا۔

16 شعبان المعظم 1403ھ مطابق 29 مئی 1983ء کو مجلس عاملہ کا اجلاس مطلع العلوم کوئٹہ میں ہوا۔ اس میں نصاب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی گئی۔ مجلس عاملہ نے اس خاکہ پر مفصل غور و فکر اور مناسب ترمیمات کے بعد متفقہ طور پر اسے منظور کر لیا۔ پھر مورخہ 17، 18 شعبان المعظم 1403ھ مطابق 30، 31 مئی 1983ء کو مجلس شوریٰ کے اجلاس بمقام جامعہ مطلع العلوم کوئٹہ میں مجلس عاملہ کا پاس کردہ نصاب منظوری کے لئے پیش کیا گیا اور شوریٰ نے اس کو

منظور کر لیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ رمضان المبارک 1403ھ کے دوران اس نصاب کو طبع کرا کر تمام اہل مدارس کے پاس بھیج یا جائے۔ تاکہ شوال المکرم 1403ھ سے اس پر عمل درآمد ہو سکے۔

اس نصاب میں جدید مضامین شامل کرنے کے بعد نصاب کو ثقیل ہونے سے بچانے کے لئے بعض مضامین کو متروک کر دیا گیا تھا۔ اس لئے ملک کے بعض جید علماء کرام نے متروک مضامین کی اہمیت و ضرورت کے پیش نظر ان کی نصاب میں کمی محسوس کی اور انہیں دوبارہ شامل نصاب کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس پر 22 صفر 1404ھ مطابق 28 نومبر 1983ء کو مرکزی دفتر ملتان میں وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ سولہ سالہ نصاب تعلیم کے سلسلہ میں پیدا شدہ اشکالات اور اعتراضات پر غور کیا گیا اور طے پایا کہ نصاب کمیٹی کے ارکان کی تعداد چھ سے بڑھا کر بیس کر دی گئی۔ اراکین کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب، حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب، حضرت مولانا محمد موسیٰ خان البازی صاحب، حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی صاحب، حضرت مولانا محمد اسعد تھانوی صاحب، حضرت مولانا مفتی احمد سعید صاحب سرگودھا، حضرت مولانا مفتی زین العابدین صاحب، حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب، حضرت مولانا مفتی غلام قادر صاحب، حضرت مولانا عبدالغفور صاحب کوئٹہ، حضرت مولانا قاضی عبدالکریم کلاچی صاحب، حضرت مولانا صدر الشہید صاحب، حضرت مولانا فیض احمد صاحب، حضرت مولانا محمد صدیق صاحب، حضرت مولانا سمیع الحق صاحب، حضرت مولانا غلام محمد صاحب، حضرت مولانا محمد امین صاحب، حضرت مولانا مفتی محمد انور شاہ صاحب۔

اس نصاب کمیٹی کا اجلاس مورخہ 7، 8 جمادی الاخریٰ 1404ھ مطابق 11، 12 مارچ 1984ء کو جامعہ قاسم العلوم گلگشت ملتان میں منعقد ہوا۔ جس میں نصاب کمیٹی کے اراکین کی اکثریت نے شرکت کی۔ کمیٹی نے درجہ ابتدائیہ اور درجہ متوسطہ کے سابقہ منظور شدہ نصاب کو بعینہ برقرار رکھا جبکہ آخری درجات کے نصاب تعلیم میں ضروری ترامیم تجویز کیں۔ دوسرے روز یعنی 8 جمادی الاخریٰ نصاب کمیٹی اور مجلس عاملہ کا مشترکہ اجلاس زیر صدارت صدر وفاق حضرت مولانا محمد ادریس صاحب منعقد ہوا۔ جس میں ترمیم شدہ نصابی خاکہ پر نہایت غور و خوض ہوا اور منظوری کے لئے مجلس شوریٰ کو سفارش کی گئی۔ پھر 9 جمادی الاخریٰ کو اسی مقام پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت صدر وفاق حضرت مولانا محمد ادریس صاحب منعقد ہوا۔ جس میں نصاب کمیٹی اور مجلس عاملہ کا پاس کردہ نصابی خاکہ متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔

نصاب تعلیم کے نفاذ کے لئے کوششیں......

مجلس عاملہ وشوریٰ نے مدارس کے لئے یکساں نصاب مرتب کرنے کے ساتھ ساتھ ابتداء ہی سے اس کے عملی نفاذ کے مخلصانہ کوششیں کیں۔ چنانچہ 3 جمادی الاولیٰ 1383ھ مطابق 22 ستمبر 1963ء کو ملحق مدارس کے نمائندگان کو درجات ابتدائیہ کے پنچسالہ نصاب اور درجات عربیہ کے نصاب ہشت سالہ کے نفاذ کی تاکید کی گئی۔ اگرچہ مدارس کے وسائل اور مقامی مسائل کی وجہ سے مدارس کو نصاب کی تنفیذ میں مشکلات کا سامنا رہا اور وقتاً فوقتاً انہوں نے اس کا اظہار بھی کیا۔ مدارس کو درپیش مسائل نیز عصری تقاضوں کے پیش نظر بھی نصاب میں تبدیلیاں ہوتی رہیں۔

1982ء میں جب نصاب تعلیم از سر نو مرتب ہونے لگا تو اس میں معادلہ کی ضرورت اور جدید تقاضوں کے پیش نظر عصری مضامین بھی شامل کیے گئے۔ نیز معادلہ کے لئے جب کوششیں جاری تھیں تو بعض حضرات نے اپنے تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایم اے اسلامیات قرار دلوانے سے ہمارا کیا مقصد ہے کیا ہم سرکاری ملازمین پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اس موقع پر حضرت مولانا عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہم نے فرمایا کہ ہمارا مقصد سرکاری ملازمین پیدا کرنا نہیں لیکن کیا کالجوں اور نیورسٹیوں میں جو اسلامیات وغیرہ کی تعلیم ہے اس کو پڑھانے کی ذمہ داری علماء پر نہیں ہے؟ کیا اہل حق کا فریضہ نہیں کہ ان کو بھی تعلیم دیں۔ اگر اہل حق نہیں جائیں گے تو بے دین، قادیانی وغیرہ جائیں گے۔ اس کا کیا حل ہے؟۔ چنانچہ تمام حضرات نے اتفاق فرمایا اور باہمی اتفاق اور کاوشوں سے متفقہ نصاب بھی نافذ ہو گیا اور معادلہ کا مسئلہ بھی حل ہو گیا۔

مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 7، 8 جمادی الاخریٰ 1404ھ مطابق 11، 12 مارچ 1984ء میں نصاب تعلیم میں عصری مضامین کے شمولیت ایک مرتبہ پھر زیر غور آئی۔ تمام حضرات نے اس حوالے سے اپنے اپنے موقف پر مدلل گفتگو فرمائی۔ حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب نے فرمایا کہ ”ہمیں باہر کی فضاء کو بھی مدنظر رکھنا چاہئیے۔ ہمیں اپنے مناسب تجربہ اور کام کرنے چاہئیے۔ لیکن تمام فضلاء کو یہ مقاصد وسہولیات کیوں میسر نہیں ہیں۔ ہمارے علماء اپنے بچوں کو دینی تعلیم نہیں پڑھاتے حالانکہ ان کا قیام مدرسوں میں ہوتا ہے۔ مدرسہ کے احاطہ میں ہوتے ہوئے کالجوں میں پڑھاتے ہیں۔ صورت حال یہ ہے کہ اپنی اولاد کے لئے تو یہ کرتے ہیں اور مدرسہ میں پڑھنے والے طلبہ کو کسی قابل نہیں سمجھتے۔ مدارس کے طلبہ وفضلاء کے لئے بھی دائرہ وسیع ہونا چاہئیے“۔

8 ذیقعدہ 1405ھ مطابق 27 جولائی 1985ء کو درجات کتب میں دو دو سال کا وقفہ لازمی قرار دیا گیا۔

مجلس عاملہ کے اجلاس 6 صفر 1406ھ مطابق 21 اکتوبر 1985ء میں بمقام دارالعلوم فیصل آباد طے ہوا کہ ''وفاق'' کے منظور شدہ نصاب کی تنفیذ اور مدارس کی تعلیمی حالت کا جائزہ لینے کے لئے اراکین عاملہ پورے ملک کا دورہ کریں گے۔ دو گروپ پنجاب اور دو گروپ صوبہ سرحد کے مدارس کا دورہ کریں گے۔

چونکہ وفاق کے تحت پہلے صرف دورہ حدیث کا امتحان ہوتا تھا جس میں صحاح ستہ اور فنون میں مشتمل ایک امتحان لیا جاتا تھا۔ سند تسلیم ہونے پر معادلہ کے لئے نچلے درجات کی اسناد بھی لازم قرار دی گئیں۔ چنانچہ مذکورہ بالا اجلاس میں طے ہوا کہ نچلے درجات کی تحتانی اسناد جاری کی جائیں گیں۔

مجلس عاملہ کے اجلاس شوال 1408ھ مطابق 9 دسمبر 1988ء میں طے ہوا کہ متوسطہ کے عصری مضامین کا امتحان چاروں صوبوں کے مروجہ نصاب جماعت ہشتم سے ہوگا۔

تاہم چاروں صوبوں میں ہشتم کا نصاب مختلف ہونے کی وجہ سے پرچوں کی ترتیب میں مشکلات کا سامنا رہا۔ مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 24 شوال 1413ھ مطابق 17 اپریل 1993ء میں طے ہوا کہ حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب صدر وفاق بہت جلد درجہ متوسطہ کے جملہ مضامین پر مشتمل ایک جامع نصاب مرتب کروائیں گے۔

9 جمادی الاخریٰ 1415ھ مطابق 14 نومبر 1994ء میں بنات کے لئے تمام درجات لازمی قرار دیے گئے اور بنات کے امتحانات باقاعدگی سے وفاق کے تحت ہونے لگے۔

مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 24 جمادی الاخریٰ 1420ھ مطابق 5 اکتوبر 1999ء میں نصاب کمیٹی کی جانب سے نصاب میں مجوزہ ترامیم پیش کی گئیں۔ ان پر غور کے لئے چند اراکین عاملہ پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دیدی گئی۔ اس کے بعد عاملہ کے اجلاس منعقدہ 11 رجب المرجب 1422ھ مطابق 29 ستمبر 2001ء میں بھی نصابی ترامیم پیش ہوئیں تاہم ان کو آئندہ اجلاس کے لئے موقوف رکھا گیا۔

اس کے بعد مجلس عاملہ کے اجلاس 21 ربیع الثانی 1424ھ مطابق 22 جون 2003ء میں نصابی ترامیم پر غور ہوا۔ 9 جمادی الاولیٰ 1424ھ مطابق 20 جولائی 2003ء نصاب تعلیم از سرنو مرتب ہوا۔ ثانویہ عامہ میں ایک سال کا مزید اضافہ کردیا گیا۔ طے ہوا کہ اضافی سال میں نہم و دہم کے عصری مضامین کی خواندگی کی جائے گی اور وفاق سال دوم کے غیر عصری مضامین کا امتحان لے گا۔ اسی طرح 25 محرم الحرام 1425ھ مطابق 17 مارچ 2004ء اور 23 ذیقعدہ 1425ھ مطابق 5 جنوری 2005ء اور 22 جمادی الاولیٰ 1426ھ مطابق 30 جون 2005ء میں بھی نصاب سے متعلق تجاویز زیر غور آئیں اور مناسب تبدیلیاں کی گئیں۔

مورخہ 6 ذیقعدہ 1427ھ مطابق 28 نومبر 2006ء میں نصاب تعلیم بنات کا معاملہ زیر غور آیا نیز

تخصصات کے نصاب کو بھی ایک مرتبہ پھر زیر بحث لایا گیا تاہم وفاق کے تحت تخصصات کا نصاب رائج نہ ہو سکا۔

بنات کے نصاب پر 29 ربیع الاول و یکم ربیع الثانی 1428ھ مطابق 18،19 اپریل 2007ء، 14 جمادی الاخریٰ 1429ھ مطابق 19 جون 2008ء، 11 ربیع الثانی 1430ھ مطابق 8 اپریل 2009ء میں خصوصیت کے ساتھ غور وخوض کیا گیا۔ آخر الذکر اجلاس میں بنات کے لئے آٹھ سالہ، دراسات کا دو سالہ نصاب منظور کیا گیا اور درجہ سابعہ بنین وفاق کے تحت کرنے کی منظوری دی گئی۔ یکم صفر المظفر 1431ھ مطابق 17 جنوری 2010ء کو بعض ترامیم کے ساتھ مذکورہ نصاب کی توثیق کی گئی۔ اس کے باوجود نصاب سے متعلق مدارس کی طرف سے تحفظات کا اظہار کیا گیا۔ چنانچہ مزید اجلاس ہائے منعقدہ 25 ربیع الثانی 1431ھ مطابق 11 اپریل 2010ء، 3 جمادی الاخریٰ 1433ھ مطابق 25 اپریل 2012ء اور 14،15 ربیع الثانی 1434ھ مطابق 25،26 فروری 2013ء غور وخوض کے بعد بنات کے چھ سالہ نصاب، دراسات کے دو سالہ نصاب اور سابعہ بنین کے نصاب کی توثیق کی گئی۔

مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ یکم صفر المظفر 1435ھ مطابق 5 دسمبر 2013ء میں یہ بات زیر غور آئی کہ درجہ خامسہ غیر وفاق ہونے کی وجہ سے طلبہ محنت نہیں کرتے، جس کی وجہ سے استعداد کمزور ہو جاتی ہے۔ چنانچہ طے ہوا کہ 1437 سے درجہ خامسہ کا امتحان وفاق کے تحت ہوگا۔

بنات کے نئے نصاب کی تنفیذ میں درپیش مشکلات اور اس سے متعلق مدارس کی تجاویز اور امتحانی کمیٹی کے سفارشات پر 21 ربیع الثانی 1436ھ مطابق 11 فروری 2015ء کو غور وخوض کیا گیا۔ تاہم بنات کا نصاب تعلیم چھ سالہ رکھنے اور اس میں تخفیف وتسہیل کا فیصلہ ہوا۔ اس ہدایت کی روشنی میں نصاب کمیٹی نے آئندہ اجلاس میں بنات کے نصاب میں تخفیف کی۔ اسی طرح خامسہ بنین کی بعض زیر غور کتب کو بھی حتمی کیا گیا۔ مجلس عاملہ وشوریٰ کے اجلاس 24 رجب 1436ھ مطابق 13 مئی 2015ء کو اس کی توثیق کی گئی، جو کہ اس وقت نافذ العمل ہے۔ (حتمی نصاب ''تعارف وفاق'' میں شائع کر دیا ہے جبکہ بنات کے نصاب سے متعلق مضمون بھی الگ شائع ہو رہا ہے)۔

مختصر نصاب تعلیم، دراسات دینیہ ......

ایسے افراد جو بنیادی دینی علوم سیکھنا چاہتے ہیں اور ان کے پاس وقت کی قلت ہے۔ ابتدائی طور پر 1959ء میں مختصر نصاب تجویز کیا گیا تاہم اسوقت بوجوہ ''وفاق'' کے تحت اس کا امتحان نہ ہو سکا۔ بعد میں مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 22 شعبان المعظم 1424ھ مطابق 19 اکتوبر 2003ء میں تعلیم بالغاں کے ضرورت کے تحت دراسات دینیہ کا سہ سالہ نصاب منظور کیا اور اس کے تحت امتحانات ہونے لگے۔ سہ سالہ نصاب دراسات دینیہ حسب ذیل ہے:

دراسات سال اول	دراسات سال دوم	دراسات سال سوم
ازسورۂ یونس تاسورۂ عنکبوت	ازسورۂ عنکبوت تاختم قرآن	ازفاتحہ تاسورۂ توبہ
معارف الحدیث اول ودوئم	معارف الحدیث سوم وچہارم	معارف الحدیث پنجم، ششم، ہفتم
حیات المسلمین تعلیم الدین، قصص النبیین اول، دوم	آداب المعاشرت (جدید) تعلیم العقائد، قصص النبیین سوم وچہارم	عقائد علماء دیوبند مولانا عبدالشکور ترمذی، قصص النبیین پنجم، سیرت الرسول (وفاق)
علم الصرف اولین، علم النحو	علم الصرف حصہ سوم، عوامل النحو	ترکیب شرح مائۃ عامل
بہشتی زیوراول ودوم	بہشتی زیورسوم وچہارم، نماز مدلل	بہشتی زیور پنجم، ششم، ہفتم، ہشتم
عربی کا معلم اول ودوم	عربی کا معلم سوم	عربی کا معلم چہارم
جمال القرآن حدرنصف آخرجزءعم وحفظ ربع آخرجزعم	سورۂ واقعہ، سورۂ ملک حفظ حدر	سورۂ یٰسین حفظ حدر

تاہم بعد میں اس نصاب میں مزید تخفیف کی ضرورت محسوس کی گئی۔ چنانچہ مجلس عاملہ وشوریٰ کے اجلاس منعقدہ 4 جمادی الاخریٰ 1433ھ مطابق 26 اپریل 2012ء سے دراسات دینیہ کا نصاب دوسالہ منظور کیا گیا۔

نصاب تعلیم تجوید......

وفاق کی مجلس عاملہ کے اجلاس تاریخ 20 شعبان 1379ھ مطابق 18 فروری 1960ء کو جب دیگر نصابات مرتب ہوئے تو تجوید کا نصاب بھی مرتب کیا گیا۔ تاہم تجوید کا امتحان مدارس خود لیتے تھے۔ 8 جمادی الاخریٰ 1404ھ مطابق 12 مارچ 1984ء کو نصاب تجوید پر نظر ثانی کی گئی تاہم وفاق کے تحت تجوید کے امتحان کا آغاز نہ ہوا۔ بالآخر 22 شوال المکرم 1432ھ مطابق 21 ستمبر 2011ء کو تجوید کا نصاب ازسرنو مرتب ہوا اور اس کے بعد وفاق کے تحت تجوید للحفاظ وتجوید للعلماء کے امتحانات کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

☆☆☆